11722-سورۃ الدخان میں ذکر کی گئی رات سے کیا مقصود ہے؟ کیا یہ شعبان والی رات ہی ہے، یا لیلۃ القدر؟

سوال

پندرہ شعبان کی کیا اہمیت ہے؟ کیا یہی لیلۃ القدر ہے جس میں ہر شخص کے سال بھر کے انجام کا فیصلہ کیا جاتا ہے؟

سورۃ الدخان میں ذکر کی گئی رات سے کیا مقصود ہے؟ کیا یہ شعبان والی رات ہی ہے، یا لیلۃ القدر؟

پسندیدہ جواب

نصف شعبان یعنی پندرہ شعبان کی رات میں باقی عام راتوں کی طرح ہی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ اس رات لوگوں کے انجام؛ یا تقادیر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (8907) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{یقینا ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا ہے، بیشک ہم ڈرانے والے ہیں، اس رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے}. الدخان (3-4)

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ: اس میں واردشدہ رات کے بارہ میں اہل تفسیر نے اختلاف کیا ہے کہ یہ سال کی کونسی رات ہے، بعض تو اسے لیلۃ القدر ہی قرار دیتے ہیں، اورقتادہ رحمہ اللہ تعالی عنہ سے یہی منقول ہے کہ اس سے مراد لیلۃ القدر ہی ہے۔

اوردوسرے اہل علم کا کہنا ہے کہ: نصف شعبان کی رات ہے، لیکن اس میں صحیح قول لیلۃ القدر والا ہی ہے، یہ ایسے ہی ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: .{بے شک ہم ڈرانے والے ہیں}. - دیکھیں تفسیر طبری (221/11)۔

اوراللہ تعالی کا فرمان:

.{اس میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے}. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں کہا ہے کہ:

معنی یہ ہے کہ اس رات میں اس سال کے معاملات کو مقدر کیا جاتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.{اس رات میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے}. امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کلام ہی اس سے شروع کرتے ہوئے کہا ہے: لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں فرشتے اقدار کو لکھتے ہیں، اس لیے کہ فرمان باری تعالی ہے:

.{اس میں ہر مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے}. -

عبدالرزاق اوردوسرے مفسرین نے صحیح اسانید کے ساتھ اسے مجاھد، عکرمہ اور قتادہ وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

توربشتی کا قول ہے ، یہاں القدر دال پر جزم کے ساتھ وارد ہوئی ہے ، اگرچہ القدر دال پر زبر کے ساتھ شائع اور مشہور ہے.جس کا معنی فیصلے کا قصد وارادہ کرنا ہے تواس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں بلکہ اس سے توجو فیصلے ہوچکے ہیں اس برس میں ان کا اظہاراور تحدید مراد ہے تا کہ جوکچھ ان کی طرف بھیجا جارہا ہے وہ مقدار کے ساتھ حاصل ہو۔

اورلیلۃ القدر کی بہت عظیم فضیلت ہے اوراس کے لیے ہے جواس میں عمل کرے اورعبادت کرنے میں بھی کوشش کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا ہم نے اسے قدروالی رات میں نازل کیا ہے ،اور توکیا سمجھے کہ قدروالی رات کیا ہے ؟ قدروالی رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس میں ہر کام کوسرانجام دینے کواپنے رب کے حکم سے فرشتے اورروح جبریل علیہ السلام اترتے ہیں ، یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے ، اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے }. سورۃ القدر۔

لیلۃ القدر کی فضیلت میں بہت ساری احادیث وارد ہیں جن میں مندرجہ ذیل حدیث بھی شامل ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی لیلۃ القدر میں ایمان اوراجروثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں ، اورجس نے بھی ایمان اوراجروثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے تواس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں) صحیح بخاری کتاب الصوم حدیث نمبر (1768) ۔

واللہ اعلم.